سیلاب!

مُصنف: شہزادالیاس

سیلاب

مُصنف: شہزاد الیاس

اکتوبر ۲۰۲۲

ناشرین: پاور اِن ورڈ منسٹریز۔۔لاہور پاکستان!
www.powerinwordministries.com

1

سیلاب

گاؤں کی مسجد سے کئی بار اعلان کیا گیا تھا اور حکومتی نمائندے بھی گاڑیوں میں گشت کر رہے تھے۔ کہ گاؤں والے جتنی جلدی ہو سکے گاؤں خالی کر کے محفوظ مقامات پر چلے جائیں دریا کا بند کسی بھی وقت توڑ دیا جائیگا!

گاؤں کے کئی لوگوں کے ساتھ ظفری بھی دو پہر کو دریا میں سیلاب کی صورتِ حال کا جائزہ لینے گیا تھا۔ چاچا شوکا دریا کے کنارے کھڑا بار بار یہی کہہ رہا تھا کہ دریا کی نیت ٹھیک نہیں لگتی۔

۔۔۔میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی دریا کا ایسا مزاج نہیں دیکھا یہ ہڑ نہیں موت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔موت۔۔۔! شام کے سائے گاؤں پر اُترنے لگے تھے۔

ہر کوئی گاؤں سے نکل جانا چاہتا تھا۔ کچھ صاحبِ حیثیت لوگ بھی تھے جنہوں نے شہروں میں اپنے گھر بنا رکھے تھے وہ ٹرکوں میں سامان لاد کر شہر منتقل ہو رہے تھے۔ جن غریبوں مسکینوں کے پاس مال ڈنگر تھے وہ سر پکڑ کے بیٹھے تھے کہ اپنی جان بچائیں یا اپنے مال ڈنگر کو۔۔۔؟ کچھ لوگ تو اتنے خوفزدہ ہوئے کہ ضرورت کے چند کپڑوں کے سِوا سب کچھ چھوڑ کے بھاگ نکلے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں کوئی بھلا کسی کی کیا مدد کرتا ہر کسی کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔

ظفری اپنے صحن میں چارپائی پر بیٹھا گہری سوچ میں گم تھا۔کسی نے بڑی زور سے دروازے کو پیٹنا شروع کردیا۔ظفری اُوئے بُوہا کھول! اُوئے ظفری پُتر بُوہا کھول! ظفری نے جلدی سے دروازہ کھولا تو سامنے چاچا شوکا کھڑا تھا۔اُسکا سانس بُری طرح اُکھڑا ہوا تھا شاید وہ بھاگ کر اپنے گھر سے یہاں تک آیا تھا۔ظفری پُتر چھیتی سے میرے گھر اپڑ سارے جی ٹرالے پر بیٹھ گئے ہیں پُتر چھیتی کر پانی آ گیا تو نکلیا نیئں جانا۔چاچا تم لوگ نِکلو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں گاؤں میں ہی رہوں گا! گاؤں میں ہی رہوں گا۔۔۔؟ کی مطبل تیرا دماغ تو ٹھیک ہے اُو سارا گاؤں خالی ہوگیا ہے۔فضلو کمیار ھ اور ہم لوگ بھی سب تیار ہیں چھیتی کر میرا پُتر میرے ساتھ چل! چاچا میں نے کہا نہ کہ میں یہیں رہوں گا اپنے مال ڈنگر کے پاس! اُو کملیا ادھا گاؤں اپنا مال ڈنگر یہیں چھوڑ گیا ہے۔۔۔نہیں تھے پیسے لوگوں کے پاس کہ اپنے مال ڈنگر کو بھی ساتھ لے جاتے۔خُدا زندگی حیاتی دے تو مال ڈنگر تو دوبارہ وی بن جائے گا؟۔۔۔نہ چاچا میں نہیں جاؤں گا۔ضد نہ کر ظفری پُتر میری بات مان اور چل کے ٹرالے میں بیٹھ۔۔۔چاچا گاؤں کے لوگ اپنا مال ڈنگر چھوڑ کے جا سکتے ہیں لیکن میرے لئے میرا مال ڈنگر میرا خاندان ہے میں ان کو اکیلا چھوڑ کے نہیں جا سکتا۔ظفری پُتر خدا بخشے تُو بھی تو میرے جگری یار کی اکلوتی نشانی ہے مرتے ویلے

اُس نے تیری بانہہ میرے ہتھ میں پکڑائی تھی کہ میرے ظفری پُتر کا دھیان رکھنا بھلا میں تمھیں یہاں اکیلا چھوڑ کے کیسے چلا جاؤں؟ چاچا میری وجہ سے پریشان نہ ہو خدا مالک ہے وہ ہمارے گاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے مجھے کچھ نہیں ہوگا میں خدا کے فضل سے تمہیں یہیں ملوں گا۔ اُوئے کملیا دوپہر کو تُو نے دریا کی حالت دیکھی تھی ۔۔۔اُو پانی دیکھا تھا دریا کا۔۔۔ شوکرسنی تھی۔۔۔؟ فضلو بتا رہا ہے کہ پانی دوپہر سے دونا ہوگیا ہے اُو تجھے لگدا ہے کہ تُو زندہ بچ جائے گا؟ اُو ظفری پُتر خودکُشی نہ کر ہمارے ساتھ چل۔ چاچا روتے ہوئے ظفری کے ساتھ لپٹ گیا۔ چاچا بے فکر ہو کے جا خدا تیرے ظفری کو مرنے نہیں دے گا۔ جا چاچا سب تیرا انتظار کر رہے ہوں گے ظفری پُتر میں تیرے آگے ہتھ جوڑتا ہوں میرا مان رکھ لے پُتر میرے ساتھ چل۔ چاچا مجھے شرمندہ نہ کر میں تیرے جذبات کو سمجھ سکتا ہوں پر تُو میری بات مان جا سب تیرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ ظفری کی یہ بات سُن کر چاچا شوکا غصے سے باہر نکل گیا۔ چاچے شوکے کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد ناجی غصے میں ظفری کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ تُو نے ابّے کی بات کیوں نہیں مانی؟ چل چھیتی کر اپنے کپڑوں کا ٹرنک پکڑ اور باہر نکل ابّا اور باقی سب لوگ ٹرالے میں اِدھر ہی آرہے ہیں۔ اُس کے پیر مٹی سے اٹے ہوئے تھے اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہرے

شلوار قمیض میں وہ بڑی سج رہی تھی۔سُنا نہیں جلدی کر! ناجی تُو جوتی کے بغیر ہی آ گئی ہے؟ اُو چھوڑ تُو میری ہمدردی ابے نے جب گھر والوں کو بتایا کہ ظفری کہہ رہا ہے کہ میں گاؤں میں ہی رہوں گا تو یقین مان میرا تو خون کھول اُٹھا تیری اس بات پر۔۔۔اُو ظفری یہ دلیری نہیں بیوقوفی ہے سارا گاؤں خالی ہو چکا ہے تو اکیلا یہاں کیا کرے گا بتا مجھے؟ کرنا کیا ہے اپنے مال ڈنگر کے ساتھ رہوں گا اور کیا۔ظفری مال ڈنگر کو مار گولی چل چھیتی کر۔اُو کملی ہوگئی ہے میں اپنے مال ڈنگر کو چھوڑ کے نئیں جانے والا یہ تو میرا کنبہ ہے بھلا کدی کوئی اپنے لوگوں کو بھی چھوڑ کے جاتا ہے؟ یہ ڈنگر تیرے اپنے ہیں اور ہم کیا غیر ہیں؟ ناجی یہ بات نہیں ہے تُو میری بات سمجھنے کی کوشش کر۔ناجی نے ظفری کا ہاتھ پکڑ لیا اور ظفری کو باہر کی طرف کھینچنے لگی۔ناجی ضد نہ کر! ظفری تُو نے ہمیشہ میرے پیار کو ٹھکرایا اور میرے دل کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ تو جانتا ہے اگر تجھے کچھ ہو گیا تو ناجی بھی مر جائے گی۔ٹرالا گھر کے باہر آ کر رُکا بے بے اِسے سمجھا یہ نہیں مان رہا کہتا ہے یہیں رہوں گا چاچی سلیماں فضلو کمیار ہااور ٹرالے میں موجود سب لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا پر ظفری نے کسی کی ایک نہ سُنی ناجی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ابّا اس کو یہاں اکیلا نہ چھوڑ۔۔۔پُتر میں نے تو اس کے آگے ہتھ تک جوڑ دیئے ہیں پر کملا سُنتا ہی نہیں۔ٹرالے کے ڈرائیور

نے چاچے شوکے کی بات کاٹتے ہوئے کہا چاچا چھیتی کر اِس کملے ظفری کے پیچھے اتنے سارے لوگوں کی جان کو خطرے میں نہ ڈال بند ٹوٹ گیا تو گاؤں سے نکلا نہیں جانا وقت بہت کم ہے چھیتی کر لے۔ چل ناجی بہہ ٹرالے میں ابا میں نہیں بیٹھوں گی ٹرالے میں۔ کیا مطبل چل چل چھیتی کر!

کملوں کے ساتھ کملے نئیں بن جاتے۔ چاچے شوکے نے زبردستی ناجی کو ٹرالے پر چڑھایا چلو بھئی چلیئے چاچے شوکے نے غصے سے ظفری کی طرف دیکھا ٹرالا آگے بڑھنے لگا سب عورتیں دھاڑیں مار مار کر روتی جا رہی تھیں۔ چاچا شوکا بھی اپنی قمیض سے اپنے آنسو پونچ رہا تھا۔ مٹی کے غبار میں ٹرالے کی بتیاں آہستہ آہستہ دور ہوتی گیئیں یہاں تک کہ ٹرالا ظفری کی آنکھوں سے غائب ہو گیا۔ پورا گاؤں خالی ہو چُکا تھا۔ حکومتی نمائندے آخری مرتبہ گاڑی میں گاؤں کا چکر لگا رہے تھے کوئی بھی بندہ گاؤں میں نہ رہے لاؤڈ سپیکر پر اعلانات ہو رہے تھے بس کسی بھی وقت دریا کا بند توڑ دیا جائے گا۔ ظفری نے اپنے گھر کا دروازہ بند کیا اور صحن میں چارپائی پر آ بیٹھا ۔ مال ڈنگر یہیں چھوڑ جاؤ کیوں چھوڑ کے جاؤں اِن بے زبانوں کو؟ کیا جرم ہے اِن نمانوں کا؟ یہی کہ یہ میرے جیسے غریب بندے کے ڈنگر ہیں اور کون کہتا ہے کہ یہ ڈنگر ہیں اُوئے یہ تو میرے ساتھی ہیں میرے اِکلاپے کے ساتھی ان کا دودھ وچ

کے اج تک ظفری اپنا پیٹ پالتا رہا ہے اور اج جب اِن پہ اُوکھا ویلہ آیا تو میں اِن نمانوں بے زبانوں کو یہاں اکیلا چھوڑ جاؤں؟ نیئں نیئں ایسا نیئں ہوسکتا ظفری اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہے گا۔ اُس نے کُترے ہوئے پٹھے ڈنگروں کو ڈالنا شروع کر دیئے کھاؤ کھاؤ شاباش فکر نیئں کرنی تمہارا ظفری تمہارے ساتھ ہے ظفری کو اپنے خدا پر بھروسہ ہے کچھ نیئں ہوتا کھاؤ کھاؤ۔ ابّا کہتا تھا خدا کبھی اپنے بندوں کو اُن کی برداشت سے زیادہ مصیبت میں نیئں پڑنے دیتا بلکہ وہ تو اپنے لوگوں کے لئے مصیبت میں سے نکلنے کی راہ پیدا کرتا ہے تا کہ انسان اُس مصیبت کو سہہ سکے۔ ڈنگر تازے پٹھے دیکھ کر جگالی کرنے لگے۔

مجھے افسوس ہے میں نے چاچے شوکے کی گل موڑھی ہے پر کیا کروں میں مجبور تھا میں تم سب کو کلیاں کیسے چھوڑ جاتا بھلا؟

اور ناجی تو ہے ای جھلّی مجھے پتہ ہے بڑا پیار کرتی ہے وہ ظفری کو دل سے چاہتی ہے کئی بار اُسے بتایا بھی ہے کہ ناجی میں نے تیرے بارے میں کبھی ایسا نیئں سوچا۔ بات یہ نیئں ہے کہ وہ خدانخواستہ کوئی لولی لنگڑی ہے خیر سے منہ متھے لگتی ہے پر تمہیں تو پتہ ہے ظفری تو چودھری غفور دی دھی ریشماں پر مرتا تھا۔ جب سے اُس کا وہیاہ ہوا ہے ظفری تو جیتے جی مر گیا ہے کچھ بھی اچھا نیئں لگتا۔ خود بے وفا امریکہ ٹُر گئی

ظفری کو وچھوڑے کی اگ میں جھونک گئی اُو تمھیں تو سب پتہ ہے پھر چپ کیوں ہو؟ تمھیں تو میرے دل کے سارے حال کی خبر ہے؟ ڈنگر ظفری کی باتوں سے بے نیاز پٹھے کھاتے رہے۔ ناجی کہتی ہے ویاہ کر مُجھ سے جھلّی کو کیا پتہ ظفری کا دِل تو ریشماں اپنے ساتھ امریکہ لے گئی ہے یہاں تو ظفری کا بس بُت ہے بے جان سا۔ میں بھلا کیوں ناجی کی زندگی برباد کروں ظفری جس سے پیار کرتا ہے کبھی اُس سے منہ نہیں پھیرتا۔ ناجی دِل کی بڑی نیک ہے خُدا اُسے چنگا جیون ساتھی دے جو اُسے اتنا پیار دے کہ میرا خیال اُس کے دِل سے نِکل جائے۔ اج دوپہر کو میں دریا پر گیا تھا بڑا پانی ہے دریا میں شوکیں مارتا ہوا چاچا شوکا کہہ رہا تھا کہ ''ہڑ نہیں موت ہے موت'' پر مجھے یاد ہے میں جب چھوٹا تھا تو ہمارے گاؤں میں اسی طرح ہڑ آیا تھا۔ ہم لوگ چھت پر چڑھ گئے تھے سارا سامان لے کے۔ بے بے کی تو خیر مجھے شکل بھی یاد نہیں ابّا کہتا تھا کہ میں اٹھ مہینے کا تھا جب بے بے بڑے بخار سے فوت ہوئی تھی۔ ابّے نے بڑے جتنوں سے مجھے پالا تھا۔ اب تو خیر ابّے کو مرے بھی دس سال ہو گئے ہیں۔ پانی کا خوف بہت ہوتا ہے پر ابّا کہتا تھا کہ خدا پر یقین اور بھروسہ رکھنے والوں کو ہڑ ڈبو نہیں سکتا۔ میرا ابّا بڑا انزدیک تھا خدا کے بڑے پکے ایمان والا تھا۔ ابّا کہتا تھا کہ اِنسان بڑا بد بخت ہے صرف اُوکھے ویلے میں خدا کو یاد کرتا ہے جب اُوکھا

ویلہ گزر جاتا ہے پھر اِنسان خدا کو بھول جاتا ہے۔ دلیر بھی بڑا تھا میرا ابّا کہتا تھا کہ پُتر جس کے ساتھ خدا ہو اُس کی کوئی مخالفت نہیں کرسکتا۔ میں ابّے کی طرح دلیر نہیں ہوں پر مجھے پتہ ہے میرے ابّے کی کہی ہوئی ہر بات میری زندگی میں پوری ہوئی ہے۔ظفری نے ضروری سامان چھت پر پہنچا دیا تھا اور جیسے تیسے کر کے وہ اپنے ڈنگروں کو بھی چھت پر لے گیا تھا۔ڈنگروں کے پٹھے چار بڑی گٹھڑیوں میں اُس نے محفوظ کر لیئے تھے۔ پٹھوں کی خوشبو ظفری کو ہمیشہ ہی سے پسند تھی۔ سارا گاؤں اندھیرے میں ڈوب چُکا تھا۔ظفری کے پاس اپنے ابّے کی سٹیل کی بڑی بیٹری تھی جس میں اُس نے دو دن پہلے ہی نئے سیل ڈالے تھے پر رات چاندنی تھی اِس لئے ٹارچ کی ضرورت نہیں تھی۔ ظفری کے لئے یہ منظر بڑا عجیب تھا کیونکہ گاؤں کے بے نُور گھر خوف ذدہ کر دینے والا منظر پیش کر رہے تھے۔ گاؤں کے کُتے بھی شاید گاؤں چھوڑ گئے ہیں۔ ابّا کہتا تھا جانوروں کو ایسی باتوں کا پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے اُن کی محسوس کرنے کی حِس بڑی تیز ہوتی ہے۔ دوپہر کو میں نے دریا کے پانی کو جب دیکھا تو میرا تو دل بیٹھ گیا تھا۔ اب چاچا شو کا بتا کر گیا ہے کہ فضلو کمیار ھ نے بتایا ہے کہ پانی کے ریلے کی وجہ سے دریا میں پانی دوپہر سے دونا ہو گیا ہے۔

گاؤں کے چھپڑ سے تو میں تمھیں بڑی مشکل سے نِکالتا تھا اُس میں تو تُم بڑی آسانی

سے تیر لیتے تھے پر شاید اِتنے پانی میں ہم سب کے لئے تیرنا اِتنا آسان نہ ہو۔ اِس ساری بات چیت میں پہلی بار ظفری نے اپنے ڈنگروں کی آنکھوں میں خوف کی لہر کو محسوس کیا۔ اُن کے چہروں سے اُسے اُداسی اور بے بسی ٹپکتی نظر آئی یہ دیکھ کر اُس کی اپنی آنکھوں میں بھی ہلکی سی نمی آ گئی ۔گھبرانا نیئں ابّا کہتا تھا کہ خدا ہمیں ہماری برداشت سے زیادہ مصیبت میں نیئں پڑنے دیتا۔ یہ بات اُس نے اپنے ڈنگروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہی اور خود آسمان کی خاموشیوں میں ایسے کھو گیا جیسے کسی خدائی مدد کا انتظار کر رہا ہو۔ ٹرالا گاؤں سے نِکل کر جیسے ہی شہر کی طرف جانے والی پکی سڑک پر پہنچا۔ ایک زوردار دھماکے سے دریا کا بند توڑ دیا گیا۔ ٹرالے پر سوار سبھی لوگ پریشان ہو گئے۔

چاچے شوکے نے بڑی حسرت سے گاؤں کی طرف دیکھا (جو رات کے اندھیرے میں بڑا بھیانک لگ رہا تھا) اور بولا پُتر ظفری تیرا خدا ای حافظ اور ایک مرتبہ پھر اپنی قمیض سے اُن آنسوؤں کو پونچھنے لگا جو بے اختیار اُس کی آنکھوں میں اُمڈ آئے تھے۔ ختم شُد

پادری شہزاد الیاس پاور اِن ورڈ منسٹریز میں پاسبانی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اُن کی اہلیہ آفیہ شہزاد اور بیٹا واعظ شہزاد بھی خدمت گزاری کے کام میں اُن کے ساتھ پیش پیش ہیں۔

آپ سے درخواست ہے ہماری چرچ ٹیم کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں

تا کہ خُدا کے کلام کی خِدمت خُدا کی مرضی کے مطابق سرانجام دے سکیں۔

اگر آپ کو یہ تحریر پسند آئی ہے تو آپ اِس تحریر کو ڈاؤن لوڈ کر کے اپنی کلیسیا کے اراکین، اپنے بہن بھائیوں

اور اپنے دوست احباب کے ساتھ ضرور شیئر کریں خدا آپ کو برکت دے شکریہ۔